19

حضرت الیاس علیہ السلام
الیسع علیہ السلام اور الیا علیہ السلام

تاریخ انبیاء

page is left blank intentionally

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

شروع اللہ کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

تاریخ انبیاءؑ

جلد۔۱۹

تحریر **حیدررضا** ولد **ابوجعفر** (مرحوم)

رَبَّنَا اغۡفِرۡ لِیۡ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلۡمُؤۡمِنِیۡنَ یَوۡمَ یَقُوۡمُ الۡحِسَابُ ﴿۴۱﴾

ترجمہ، اے پروردگار حساب (کتاب) کے دن مجھ کو اور میرے ماں باپ کو
اور مومنوں کی مغفرت کیجیو۔ (سورۃ ابراہیم۔۴۱)

برائے مہربانی ایک سورۃ فاتحہ پڑھ کر تمام مرحوم مومنین و مومنات، مسلمین و مسلمات، شہدا، لاوارث مرحومین، میرے تمام آباؤ و اجداد اور بالخصوص نیچے دیئے ہوئے ناموں کی روح کو ایصال فرمائیں، شکریہ

ابو جعفر ولد علی محمد

کنیز سیدہ بنت علی سجاد

حسن جعفر ولد ابو جعفر

اشرف علی ولد محمد علی

محمد شبیر ولد غلام اکبر

بلقیس بانو بنت علی محمد

وَاخۡفِضۡ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحۡمَةِ وَقُلۡ رَّبِّ ارۡحَمۡهُمَا
كَمَا رَبَّيٰنِىۡ صَغِيۡرًا ﴿۲۴﴾

ترجمہ، اور عجز و نیاز سے ان کے آگے جھکے رہو اور ان کے حق میں دعا کرو کہ اے
پروردگار جیسا انھوں نے مجھے بچپن میں (شفقت سے) پرورش کیا ہے تو بھی ان
(کے حال) پر رحمت فرما۔ (بنی اسرائیل ۲۴)

"شجرِ طیبہ اور شجرِ خبیثہ"

سال تحریر اور تاریخِ مکمل : ۲۰۲۲۔فروری، ۲۰۲۴

"صراطِ مُستقیم"

سال تحریر اور تاریخِ مکمل : ۲۰۱۹۔اپریل، ۲۰۲۴

"تاریخ انبیاؑء"

سال تحریر اور تاریخِ مکمل : ۲۰۱۴۔جولائی، ۲۰۲۰

"حق و باطل کے راستے"

ایڈیشن : اوّل

سال تحریر اور تاریخِ مکمل : ستمبر۔۲۰۰۷

"اللہ کا شعور حاصل کیجیے"

سال تحریر اور تاریخِ مکمل : ستمبر۔۲۰۰۹

ایڈیشن : اوّل

سال طبع : مارچ۔۲۰۱۰

مطبع : سندھیکا پرنٹرز

انگلش ترجمہ اور ویب ڈیزائن

ترجمہ اور ڈیزائن : عارف رضا۔ہانی رضا۔محمد رضا

ویب سائٹ : https://yk-shia.com/books
https://play.google.com/store/books/author?id=Hyder+Raza

نمبر شمار	عنوان	جلد نمبر
۱	تقریظ	
۲	انبیاءؑ کی تعداد اور اُن کے اُوصیاء	جلد۔۱
۳	صفات و معجزات، صحف انبیاءؑ اور اُن کی تعداد	جلد۔۱
۴	اُولوالعزم کے معنی، انبیائے اُولوالعزم اور اُن کی تعداد	جلد۔۱
۵	نبی و رُسولؑ کے معنی اور عصمت انبیاءؑ	جلد۔۱
۶	حضرت آدم علیہ السّلام اور بی بی حوّا علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۲
۷	حضرت ہابیل علیہ السّلام اور قابیل کے حالات	جلد۔۳
۸	حضرت شیث علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۴
۹	حضرت ادریس علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۵
۱۰	حضرت نوح علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۶
۱۱	حضرت ہود علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۷
۱۲	حضرت صالح علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۸
۱۳	حضرت ابراہیم علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۹
۱۴	حضرت اسمٰعیل و اسحٰق علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۰
۱۵	حضرت لُوط علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۱
۱۶	حضرت ذوالقرنین علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۲
۱۷	حضرت یعقوب اور یوسف علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۳
۱۸	حضرت ایّوب علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۴
۱۹	حضرت شعیب علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۵
۲۰	حضرت موسٰی اور ہارون علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۶
۲۱	حضرت موسٰی اور خضر علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۷
۲۲	حضرت حزقیل علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۸
۲۳	حضرت الیاسؑ، الیسعؑ اور الیا علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۹

نمبر شمار	عنوان	جلد نمبر
۲۴	حضرت اسمٰعیل بن حزقیل علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۲۰
۲۵	حضرت ذوالکفل علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۲۱
۲۶	حضرت لقمان علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۲۲
۲۷	حضرت اسمٰعیل علیہ السّلام اور طالوت وجالوت کے حالات	جلد۔۲۳
۲۸	حضرت داؤد علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۲۴
۲۹	اصحاب سبت کے حالات	جلد۔۲۵
۳۰	حضرت سلیمان علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۲۶
۳۱	قوم سبا اور اہل ثرثار کے حالات	جلد۔۲۷
۳۲	ہاروت وماروت کے حالات	جلد۔۲۸
۳۲	حنظلہ اور اصحاب رس کے حالات	جلد۔۲۹
۳۳	حضرت شعیا اور حضرت حیقوق علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۳۰
۳۴	حضرت زکرّیا و یحییٰ علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۳۱
۳۵	حضرت عیسٰے اور بی بی مریم علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۳۲
۳۶	حضرت ارمیاؑ، دانیالؑ اور عزیر علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۳۳
۳۷	حضرت یونسؑ بن متی اور انکے پدر بزوگوار علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۳۴
۳۸	اصحاب کہف ورقیم کے حالات	جلد۔۳۵
۳۹	اصحاب اخدود کے حالات	جلد۔۳۶
۴۰	حضرت جرجیس علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۳۷
۴۱	حضرت خالد بن سنان علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۳۸
۴۲	حضرت محمد مصطفٰے (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کے حالات	جلد۔۳۹
۴۳	اُن پیغمبروں کے حالات جن کے ناموں کی تصریح نہیں ہے	جلد۔۴۰
۴۴	بعض بادشاہان زمین کے حالات	جلد۔۴۱
۴۵	بنی اسرائیل اور ان کے علاوہ غیر پیغمبروں کے حالات نادرہ وعجیبہ	جلد۔۴۲

تقریظ

الحمدللہ، پچھلی کتابوں کی طرح جیسے **"اللہ کا شعور حاصل کیجیے"**، **"حق و باطل کے راستے"**، **"صراطِ مستقیم"** اور **"شجرِ طیبہ شجرِ خبیثہ"** جیسی کامیاب کتابیں تحریر کرنے کے بعد، عوام کی حوصلہ افزائی اور اللہ تعالیٰ کی توفیقات سے ایک اور کاوش **"تاریخ انبیاؑء"** جو کے **"۴۲ جلدوں"** پر مشتمل ہیں حاضر خدمت ہے۔ اس کتاب میں تمام واقعات علامہ محمّد باقر مجلسی علیہ الرحمہ کی کتاب "حیات القلوب" سے لیے گئے ہیں۔ میں نے صرف اتنی کوشش کی ہے کہ انبیاؑء اکرام کی زندگی کے احوال جو کہ قرآن میں بھی بیان ہو چکے ہیں ان کو اور علامہ کی کتاب کے واقعات کو ایک جگہ کیا جائے، ساتھ ہی یہ بھی کوشش کی ہے کہ ان واقعات کو انتہائی مختصر اور آسان لفظوں میں بیان کیا جائے تاکہ اس کتاب سے ہر طبقۂ فکر اور ہر عمر کے لوگ بالخصوص بچے بھی مستفید ہو سکیں اور انبیاؑء کی زندگی سے نصیحت حاصل کر سکیں۔ اگر کسی کو ان واقعے کی مکمل تفصیل یا کسی واقعہ کا حوالہ مقصود ہو، تو علامہ کی کتاب حیات القلوب سے حاصل کیا جا سکتا ہے۔

اس کتاب میں یہ بھی کوشش کی گئی ہے کہ تاریخ انبیاؑء اور ان کے احوال زندگی کو اس طرح بیان کیا جائے کہ ایک عام شخص تمام انبیاؑء کے بارے میں باخوبی جان سکے اور ساتھ ہی یہ بھی جان لے کہ اللہ تعالیٰ کے منتخب نمائندوں نے اعلیٰ مقام اور فضیلت رکھنے کہ باوجود کس کس طرح کے امتحانات کا سامنا کیا، اور کم و بیش تمام انبیاء نے سخت امتحان دیے اور ان پر صبر کیا۔ اس کتاب سے یہ بھی سبق حاصل کیا جا سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ صرف اپنے نیک بندوں کو ہی امتحانات میں مبتلا کرتا ہے، جب کوئی ان امتحانات پر صبر سے کام لیتا ہے تو کامیابی اس کا مقدر بنتی ہے، اور پھر اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو کامیابی سے نواز کر اعلیٰ مقام پر فائز کرتا ہے۔ انشاءاللہ، یہ کتاب بھی میری پچھلی کتابوں کی طرح آپ کے لیے مفید ثابت ہو گی اور آپ کے علم و یقین میں بھی اضافے کا باعث بنے گی۔ اس کوشش میں اگر میری طرف سے کسی قسم کی کوئی غلطی ہوئی ہو تو میں اپنے اللہ سے معافی کا طلبگار ہوتے ہوئے آپ سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ مجھے ضرور اطلاع کریں، میں آپ کا شکر گزار ہو نگا۔

اللہ تعالیٰ ہمیں صحیح راستے پر قائم رکھے اور دین کی صحیح معرفت عطا فرما کر عمل کی توفق فرمائیں، آمین

تحریر: حیدر رضا ولد ابو جعفر (مرحوم)

رابطہ ای میل: hyderraza@yahoo.com

حوالے: قرآن کا اردو ترجمہ یہاں سے لیے گئے ہیں: http://cityislam.com/quran.htm

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَنَجَّيْنٰهُ وَلُوْطًا اِلَى الْاَرْضِ الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا لِلْعٰلَمِيْنَ ﴿٧١﴾ وَوَهَبْنَا لَهٗۤ اِسْحٰقَ ؕ وَيَعْقُوْبَ
نَافِلَةً ؕ وَكُلًّا جَعَلْنَا صٰلِحِيْنَ ﴿٧٢﴾ وَجَعَلْنٰهُمْ اَئِمَّةً يَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا وَاَوْحَيْنَاۤ اِلَيْهِمْ فِعْلَ
الْخَيْرٰتِ وَاِقَامَ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَآءَ الزَّكٰوةِ ۚ وَكَانُوْا لَنَا عٰبِدِيْنَ ﴿٧٣﴾ وَلُوْطًا اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا وَّعِلْمًا وَّ
نَجَّيْنٰهُ مِنَ الْقَرْيَةِ الَّتِيْ كَانَتْ تَّعْمَلُ الْخَبٰٓئِثَ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمَ سَوْءٍ فٰسِقِيْنَ ﴿٧٤﴾ وَاَدْخَلْنٰهُ فِيْ
رَحْمَتِنَا ؕ اِنَّهٗ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿٧٥﴾ وَنُوْحًا اِذْ نَادٰى مِنْ قَبْلُ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ فَنَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗ
مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ ﴿٧٦﴾ وَنَصَرْنٰهُ مِنَ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمَ سَوْءٍ
فَاَغْرَقْنٰهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿٧٧﴾ وَدَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ اِذْ يَحْكُمٰنِ فِي الْحَرْثِ اِذْ نَفَشَتْ فِيْهِ غَنَمُ الْقَوْمِ ۚ
وَكُنَّا لِحُكْمِهِمْ شٰهِدِيْنَ ﴿٧٨﴾ فَفَهَّمْنٰهَا سُلَيْمٰنَ ۚ وَكُلًّا اٰتَيْنَا حُكْمًا وَّعِلْمًا ؗ وَّسَخَّرْنَا مَعَ
دَاوٗدَ الْجِبَالَ يُسَبِّحْنَ وَالطَّيْرَ ؕ وَكُنَّا فٰعِلِيْنَ ﴿٧٩﴾ وَعَلَّمْنٰهُ صَنْعَةَ لَبُوْسٍ لَّكُمْ لِتُحْصِنَكُمْ
مِّنْۢ بَاْسِكُمْ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ شٰكِرُوْنَ ﴿٨٠﴾ وَلِسُلَيْمٰنَ الرِّيْحَ عَاصِفَةً تَجْرِيْ بِاَمْرِهٖۤ اِلَى الْاَرْضِ
الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا ؕ وَكُنَّا بِكُلِّ شَيْءٍ عٰلِمِيْنَ ﴿٨١﴾ وَمِنَ الشَّيٰطِيْنِ مَنْ يَّغُوْصُوْنَ لَهٗ وَيَعْمَلُوْنَ
عَمَلًا دُوْنَ ذٰلِكَ ۚ وَكُنَّا لَهُمْ حٰفِظِيْنَ ﴿٨٢﴾ وَاَيُّوْبَ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗۤ اَنِّيْ مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ
الرّٰحِمِيْنَ ﴿٨٣﴾ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ فَكَشَفْنَا مَا بِهٖ مِنْ ضُرٍّ وَّاٰتَيْنٰهُ اَهْلَهٗ وَمِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّنْ
عِنْدِنَا وَذِكْرٰى لِلْعٰبِدِيْنَ ﴿٨٤﴾ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِدْرِيْسَ وَذَا الْكِفْلِ ؕ كُلٌّ مِّنَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿٨٥﴾ وَ
اَدْخَلْنٰهُمْ فِيْ رَحْمَتِنَا ؕ اِنَّهُمْ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿٨٦﴾ وَذَا النُّوْنِ اِذْ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ اَنْ لَّنْ
نَّقْدِرَ عَلَيْهِ فَنَادٰى فِي الظُّلُمٰتِ اَنْ لَّاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ ۖ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٨٧﴾
فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ ۙ وَنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ ؕ وَكَذٰلِكَ نُـْۨجِي الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٨٨﴾ وَزَكَرِيَّاۤ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗ
رَبِّ لَا تَذَرْنِيْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَيْرُ الْوٰرِثِيْنَ ﴿٨٩﴾ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ ؗ وَوَهَبْنَا لَهٗ يَحْيٰى وَاَصْلَحْنَا لَهٗ
زَوْجَهٗ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا يُسٰرِعُوْنَ فِي الْخَيْرٰتِ وَيَدْعُوْنَنَا رَغَبًا وَّرَهَبًا ؕ وَكَانُوْا لَنَا خٰشِعِيْنَ ﴿٩٠﴾
وَالَّتِيْۤ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيْهَا مِنْ رُّوْحِنَا وَجَعَلْنٰهَا وَابْنَهَاۤ اٰيَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿٩١﴾ اِنَّ هٰذِهٖۤ
اُمَّتُكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً ۖ وَّاَنَا رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْنِ ﴿٩٢﴾

ترجمہ، شروع اللہ کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اور ابراہیم اور لوط کو اس سرزمین کی طرف بچا نکالا جس میں ہم نے اہل عالم کے لئے برکت رکھی تھی ﴿۷۱﴾ اور ہم
نے ابراہیم کو اسحٰق عطا کئے۔ اور مستزاد برآں یعقوب۔ اور سب کو نیک بخت کیا ﴿۷۲﴾ اور ان کو پیشوا بنایا کہ ہمارے
حکم سے ہدایت کرتے تھے اور ان کو نیک کام کرنے اور نماز پڑھنے اور زکوٰة دینے کا حکم بھیجا۔ اور وہ ہماری عبادت کیا
کرتے تھے ﴿۷۳﴾ اور لوط جب ان کو ہم نے حکم (یعنی حکمت و نبوت) اور علم بخشا اور اس بستی سے جہاں کے لوگ
گندے کام کیا کرتے تھے۔ بچا نکالا۔ بے شک وہ برے اور بدکردار لوگ تھے ﴿۷٤﴾ اور انہیں اپنی رحمت کے (محل
میں) داخل کیا۔ کچھ شک نہیں کہ وہ نیک بختوں میں تھے ﴿۷۵﴾ اور نوح جب (اس سے) پیشتر انہوں نے ہم کو پکارا
تو ہم نے ان کی دعا قبول فرمائی اور ان کو اور ان کے ساتھیوں کو بڑی گھبراہٹ سے نجات دی ﴿۷٦﴾ اور جو لوگ
ہماری آیتوں کی تکذیب کرتے تھے ان پر نصرت بخشی۔ وہ بے شک برے لوگ تھے سو ہم نے ان سب کو غرق کر دیا
﴿۷۷﴾ اور داؤد اور سلیمان جب وہ ایک کھیتی کا مقدمہ فیصلہ کرنے لگے جس میں کچھ لوگوں کی بکریاں رات کو چر گئی
(اور اسے روند گئی) تھیں اور ہم ان کے فیصلے کے وقت موجود تھے ﴿۷۸﴾ تو ہم نے فیصلہ سلیمان کو سمجھا دیا۔ اور ہم
نے دونوں کو حکم (یعنی حکمت و نبوت) اور علم بخشا تھا۔ اور ہم نے پہاڑوں کو داؤد کا مسخر کر دیا تھا کہ ان کے ساتھ تسبیح
کرتے تھے اور جانوروں کو بھی (مسخر کر دیا تھا اور ہم ہی ایسا) کرنے والے تھے ﴿۷۹﴾ اور ہم نے تمہارے لئے ان کو
ایک (طرح) کا لباس بنانا بھی سکھا دیا تاکہ تم کو لڑائی (کے ضرر) سے بچائے۔ پس تم کو شکر گزار ہونا چاہیئے ﴿۸۰﴾ اور
ہم نے تیز ہوا سلیمان کے تابع (فرمان) کر دی تھی جو ان کے حکم سے اس ملک میں چلتی تھی جس میں ہم نے برکت
دی تھی (یعنی شام) اور ہم ہر چیز سے خبردار ہیں ﴿۸۱﴾ اور دیوؤں (کی جماعت کو بھی ان کے تابع کر دیا تھا کہ ان) میں
سے بعض ان کے لئے غوطے مارتے تھے اور اس کے سوا اور کام بھی کرتے تھے اور ہم ان کے نگہبان تھے ﴿۸۲﴾ اور
ایوب کو جب انہوں نے اپنے پروردگار سے دعا کی کہ مجھے ایذا ہو رہی ہے اور تو سب سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے
﴿۸۳﴾ تو ہم نے ان کی دعا قبول کرلی اور جو ان کو تکلیف تھی وہ دور کر دی اور ان کو بال بچے بھی عطا فرمائے اور اپنی
مہربانی کے ساتھ اتنے ہی اور (بخشے) اور عبادت کرنے والوں کے لئے (یہ) نصیحت ہے ﴿۸٤﴾ اور اسمٰعیل اور
ادریس اور ذوالکفل یہ سب صبر کرنے والے تھے ﴿۸۵﴾ اور ہم نے ان کو اپنی رحمت میں داخل کیا۔ بلاشبہ وہ نیکوکار
تھے ﴿۸٦﴾ اور ذوالنون جب وہ (اپنی قوم سے ناراض ہو کر) غصے کی حالت میں چل دیئے اور خیال کیا کہ ہم ان پر
قابو نہیں پا سکیں گے۔ آخر اندھیرے میں پکارنے لگے کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تو پاک ہے (اور) بے شک میں
قصوروار ہوں ﴿۸۷﴾ تو ہم نے ان کی دعا قبول کرلی اور ان کو غم سے نجات بخشی۔ اور ایمان والوں کو ہم اسی طرح
نجات دیا کرتے ہیں ﴿۸۸﴾ اور زکریا جب انہوں نے اپنے پروردگار کو پکارا کہ پروردگار مجھے اکیلا نہ چھوڑ اور تو سب
سے بہتر وارث ہے ﴿۸۹﴾ تو ہم نے ان کی پکار سن لی۔ اور ان کو یحییٰ بخشے اور ان کی بیوی کو اُن کے (حسن معاشرت
کے) قابل بنا دیا۔ یہ لوگ لپک لپک کر نیکیاں کرتے اور ہمیں امید سے پکارتے اور ہمارے آگے عاجزی کیا کرتے تھے
﴿۹۰﴾ اور ان (مریم) کو جنہوں نے اپنی عفّت کو محفوظ رکھا۔ تو ہم نے ان میں اپنی روح پھونک دی اور ان کے بیٹے کو
اہل عالم کے لئے نشانی بنا دیا ﴿۹۱﴾ یہ تمہاری جماعت ایک ہی جماعت ہے اور میں تمہارا پروردگار ہوں تو میری ہی
عبادت کیا کرو ﴿۹۲﴾

حضرت الیاسؑ، الیسعؑ اور الیا علیہ السّلام کے حالات

روایت ہے کہ حضرت یوشع بن نون نے حضرت موسیٰؑ کے بعد نبی اسرائیل کو شام کے شہروں میں آباد کیا اور شام کو اُن میں تقسیم فرما دیا۔ اُن میں سے ایک گروہ کو بعلبک میں جگہ دی جن میں حضرت الیاسؑ بھی تھے اور وہ انہی پر مبعوث بھی کئے گئے۔ اُس وقت وہاں ایک بادشاہ تھا جو لوگوں کو بعل نامی ایک بُت کی پرستش پر ورغلائے ہُوئے تھا جیسا کہ خداوند عالم فرماتا ہے۔ "یقیناً الیاسؑ پیغمبروں میں سے تھے۔ جب اُس الیاسؑ نے اپنی قوم سے کہا کہ کیا تم لوگ عذاب خدا سے نہیں ڈرتے۔ آیا بُعل کو پکارتے اور پوجتے ہو اور خدا کی عبادت ترک کرتے ہو جو بہترین پیدا کرنے والا ہے "خدا تمہارا رب ہے اور تمہارے گذشتہ آباؤاجداد کا"۔ تو ان لوگوں نے الیاسؑ کی تکذیب کی اور اُن کے کلام کو باور نہ کیا۔ اُس بادشاہ کی ایک فاجرہ زوجہ تھی۔ جب وہ کہیں چلا جاتا تو اُس عورت کو اپنا جانشین کر جاتا تاکہ لوگوں پر حکومت کرے۔ اُس ملعونہ کا محرر ایک عقلمند مومن تھا جس نے تین سو مومنین کی جانیں اُس ملعونہ کے ہاتھ سے بچائی تھیں۔ اُس ملعونہ سے بڑھ کر روئے زمین پر کوئی زناکار عورت نہ تھی۔ بنی اسرائیل کے سات بادشاہوں نے اُس سے نکاح کیا تھا اس کے نوے فرزند ہو چکے تھے، علاوہ اس کے فرزندوں کی اولاد کے۔ بادشاہ کا ہمسایہ ایک مرد صالح بنی اسرائیل میں سے تھا جس کا ایک باغ بادشاہ کے محل کے پہلو میں تھا اُسی باغ کی آمدنی اُس مرد دیندار کی روزی کا ذریعہ تھی۔ بادشاہ بھی امس شخص کی عزّت کرتا تھا۔ ایک بار بادشاہ سفر میں گیا تھا اُس عورت نے موقع کو غنیمت سمجھ کر اُس مرد مومن کو مار ڈالا اور اس کے اہل و عیال سے وُہ باغ چھین لیا۔ اس سبب سے خداوند عالم ان پر غضبناک ہُوا۔ جب بادشاہ سفر سے واپس آیا اور اس کی اطلاع اس کو دی گئی تو اُس نے اُس عورت سے کہا کہ تو نے یہ اچھا نہ کیا۔ تو خدا نے الیاسؑ

ترجمہ، اور اسمٰعیل اور الیسع اور ذوالکفل کو یاد کرو۔ وہ سب نیک لوگوں میں سے تھے (۴۸) ص

کو ان پر مبعوث فرمایا کہ اُن لوگوں کو خدا کی عبادت پر آمادہ کریں ان لوگوں نے حضرت کی تکذیب کی اور ان کو ذلیل و خوار کر کے اپنے پاس سے بھگا دیا اور ان کو قتل کی دھمکی دی۔ الیاسؑ نے صبر کیا اور پھر ان لوگوں کو خدا کی طرف بُلایا۔ جس قدر ان کو خدا کی جانب دعوت دیتے اور نصیحت کرتے ان کی سرکشی اور مفسدہ پردازی بڑھتی جاتی۔ آخر خدا نے اپنی ذات اقدس کی قسم کھا کر فرمایا کہ اگر بادشاہ اور اس کی زن فاحشہ نے توبہ نہ کی تو دونوں کو ہلاک کروں گا۔ الیاسؑ نے خدا کا یہ پیغام اُن کو پہنچا دیا تو اُن کو الیاسؑ پر اور زیادہ غصّہ آیا اور اُن کے مار ڈالنے اور عذاب و تکلیف میں مبتلا کرنے کا ارادہ کیا۔ الیاسؑ ان کے شہر سے چلے گئے اور ایک بڑے پہاڑ پر پناہ لی۔ سات سال تک اسی جگہ درختوں کے پھل کھا کر زندگی بسر کی۔ خدا نے اُن کے قیام کی جگہ ان ظالموں سے پوشیدہ کر دی تھی۔ اسی اثناء میں بادشاہ کا بیٹا بیمار ہُوا اور ایک سخت مرض میں مبتلا ہوا جس سے لوگ اس کی زندگی سے ناامید ہو گئے۔ وہ لڑکا بادشاہ کو سب سے زیادہ پیارا تھا۔ لوگ بُت پرستوں کے پاس سفارش کراتے رہے کہ بادشاہ کے فرزند کو شفا بخشے مگر لڑکا اچھا نہ ہوا تو بادشاہ نے کچھ لوگوں کو پہاڑ کے نیچے بھیجا جس کے بارے میں گمان تھا کہ حضرت الیاسؑ اُس پر رہتے ہیں وہ لوگ حضرت کو پکار کر التجا کرنے لگے کہ وہ نیچے آئیں اور اُس لڑکے کے واسطے دعا کریں۔ حضرت الیاسؑ پہاڑ سے نیچے تشریف لائے اور ان لوگوں سے فرمایا کہ خدا نے تمہاری طرف اور تمام اہل شہر و بادشاہ کی طرف مجھ کو رسول بنا کر بھیجا ہے۔ لہٰذا اپنے پالنے والے کا پیغام سُنو، وہ فرماتا ہے کہ بادشاہ کے پاس جاؤ اور کہو کہ میں خدا ہوں میرے سوا کوئی خدا نہیں ہے۔ میں بنی اسرائیل کا

ترجمہ، اور الیاس بھی پیغمبروں میں سے تھے ﴿۱۲۳﴾ جب انہوں نے اپنی قوم سے کہا کہ تم ڈرتے کیوں نہیں؟ ﴿۱۲۴﴾ کیا تم بعل کو پکارتے (اور اسے پوجتے) ہو اور سب سے بہتر پیدا کرنے والے کو چھوڑ دیتے ہو ﴿۱۲۵﴾ (یعنی) خدا کو جو تمہارا اور تمہارے اگلے باپ دادا کا پروردگار ہے ﴿۱۲۶﴾ تو ان لوگوں نے ان کو جھٹلا دیا۔ سو وہ (دوزخ میں) حاضر کئے جائیں گے ﴿۱۲۷﴾ ہاں خدا کے بندگان خاص (مبتلائے عذاب نہیں) ہوں گے ﴿۱۲۸﴾ اور ان کا ذکر (خیر) پچھلوں میں (باقی) چھوڑ دیا ﴿۱۲۹﴾

پروردگار ہوں، میں نے ہی ان کو پیدا کیا ہے اور میں ہی ان کو روزی دیتا ہوں، ان کو زندہ کرتا ہوں اور مارتا ہوں اور ہر طرح کا فائدہ و نقصان میرے اختیار میں ہے اور تو اپنے لڑکے کے لئے شفا میرے پیغمبر سے طلب کرتا ہے۔ وہ لوگ بادشاہ کے پاس واپس آئے اور سارا قصّہ بیان کیا بادشاہ کو یہ سن کر بہت غصّہ آیا اور حکم دیا کہ جاؤ اور الیاسؑ کو دیکھو اور اُن کو باندھ کر میرے پاس لاؤ کیونکہ وہ میرا دشمن ہے وہ سب بولے کہ جب ہم نے الیاسؑ کو دیکھا ایک قسم کو خوف ہمارے دلوں میں ان کی طرف سے پیدا ہُوا اور ہم ان کو گرفتار نہ کرسکے۔ بادشاہ نے اپنے لشکر میں سے پچاس مضبوط بہادروں کو انتخاب کرکے کہا کہ جاؤ اور الیاسؑ سے پہلے اظہار کرو کہ ہم لوگ تم پر ایمان لائے ہیں تاکہ وہ تمہارے نزدیک آئیں تو تم ان کو گرفتار کرلو اور میرے پاس لاؤ۔ وہ پچاس اشخاص پہاڑ پر گئے اور ادھر اُدھر متفرق ہوگئے اور بلند آواز سے ان کو پکارنے لگے کہ اے پیغمبر خدا ہم آپ پر ایمان لائے ہیں آپ ہم سے آکر ملاقات کریں۔ اُس وقت حضرت الیاسؑ جنگل میں تھے ان کی آواز سُن کر آپ کو لالچ ہوئی کہ شاید ایمان لائیں۔ دُعا کی کہ پالنے والے اگر یہ لوگ اپنے قول میں سچّے ہیں تو مجھے اجازت دے کہ میں ان کے پاس جاؤں اور اگر یہ جھوٹے ہیں تو مجھ کو اُن کے شر سے محفوظ رکھ اور ایک آگ بھیج جو ان کو جلادے۔ ابھی حضرت الیاسؑ کی دُعا تمام نہ ہوئی تھی کہ آگ اُن پر نازل ہُوئی جس نے اُن سب کو جلادیا۔ جب یہ خبر بادشاہ کو پہنچی تو اس کو اور زیادہ غصہ آیا اور اپنی زوجہ کے کاتب کو جو مومن تھا طلب کیا اور ایک جماعت اس کے ساتھ کی اور کہا کہ اب وقت آگیا ہے کہ ہم الیاسؑ پر ایمان لائیں اور توبہ کریں اور تم جاؤ اور اُن کو راضی

ترجمہ، اور زکریا اور یحییٰ اور عیسیٰ اور الیاس کو بھی۔ یہ سب نیکوکار تھے ﴿۸۵﴾ اور اسمٰعیل اور الیسع اور یونس اور لوط کو بھی۔ اور ان سب کو جہان کے لوگوں پر فضیلت بخشی تھی ﴿۸٦﴾ اور اسمٰعیل اور الیسع اور یونس اور لوط کو بھی۔ اور ان سب کو جہان کے لوگوں پر فضیلت بخشی تھی ﴿۸٦﴾ اور بعض بعض کو ان کے باپ دادا اور اولاد اور بھائیوں میں سے بھی۔ اور ان کو برگزیدہ بھی کیا تھا اور سیدھا رستہ بھی دکھایا تھا ﴿۸۷﴾ یہ خدا کی ہدایت ہے اس پر اپنے بندوں میں سے جسے چاہے چلائے۔ اور اگر وہ لوگ شرک کرتے تو جو عمل وہ کرتے تھے

(بقیہ اگلے صفحے پر)

کر کے لاؤ تا کہ ہماری ہدایت کریں اور جو کچھ خدا کو پسند ہو ہم کو تعلیم دیں اور اپنی قوم کو حکم دیا کہ بُت پرستی ترک کردیں۔ کاتب اس جماعت کو لے کر پہاڑ پر آیا اور حضرت الیاسؑ کو ندا کی حضرت نے کاتب کی آواز پہچانی۔ خدا نے ان کو وحی کی کہ اپنے برادر ایمانی کے پاس جائیں سلام کریں اور اُس سے مصافحہ کریں۔ الیاسؑ اُن کے پاس آئے اُس کاتب نے بادشاہ کا سارا حال سُنایا اور کہا کہ اگر میں جاتا ہوں اور آپ نہیں چلتے تو وہ مجھ کو قتل کر دے گا۔ خدا نے الیاسؑ پر وحی کی کہ جو کچھ بادشاہ نے تم کو پیغام بھیجا ہے سب مکر و حیلہ ہے۔ وہ چاہتا ہے کہ تم پر قابو پائے اور قتل کردے اس مومن سے کہہ دو کہ بادشاہ سے خوف نہ کرے میں اس کے فرزند کو موت بھیجتا ہوں۔ بادشاہ اُس کے غم میں مبتلا ہو جائے گا اور مومن کو کوئی گزند نہ پہنچا سکے گا۔ وہ مومن واپس گیا اور جب وہ بادشاہ کے پاس پہنچا تو اس کے لڑکے کی حالت خراب ہو رہی تھی اور موت اُس کا گلا پکڑ چکی تھی۔ بادشاہ ان لوگوں کی طرف متوجہ نہ ہوا۔ ایک مدّت کے بعد جب بادشاہ کو غم فرزند سے کچھ فرصت ملی تو اس مومن سے حضرت الیاسؑ کے بارے میں دریافت کیا اُس نے جواب دیا کہ مجھے الیاسؑ نہیں ملے تھے۔ الیاسؑ اس کے بعد پہاڑ سے نیچے آئے اور ایک سال تک حضرت یونسؑ بن متی کے مکان میں پوشیدہ رہے اور جب حضرت یونسؑ پیدا ہوئے تو وہ پھر پہاڑ پر واپس چلے گئے اور اپنی جگہ پر مقیم ہوگئے۔ ان کے چلے جانے کے تھوڑے عرصہ بعد ماں نے حضرت یونسؑ کا دودھ چھڑا دیا اور وہ فوت ہوگئے تو اُن کی ماں کو سخت صدمہ ہُوا۔ وُہ حضرت الیاسؑ کی تلاش میں پہاڑ پر گئیں۔ جستجو کے بعد الیاسؑ سے ملاقات کی اور اپنے بیٹے کا قصد اُن سے بیان کیا اور کہا کہ خدا نے

(پچھلے صفحے کا بقیہ ترجمہ)، سب ضائع ہو جاتے ﴿۸۸﴾ یہ وہ لوگ تھے جن کو ہم نے کتاب اور حکم (شریعت) اور نبوت عطا فرمائی تھی۔ اگر یہ (کفار) ان باتوں سے انکار کریں تو ہم نے ان پر (ایمان لانے کے لئے) ایسے لوگ مقرر کر دیئے ہیں کہ وہ ان سے کبھی انکار کرنے والے نہیں ﴿۸۹﴾ یہ وہ لوگ ہیں جن کو خدا نے ہدایت دی تھی تو تم انہیں کی ہدایت کی پیروی کرو۔ کہہ دو کہ میں تم سے اس (قرآن) کا صلہ نہیں مانگتا۔ یہ تو جہان کے لوگوں کے لئے محض نصیحت ہے ﴿۹۰﴾

مجھے الہام کیا ہے کہ میں آپکے پاس آؤں اور آپ کو اس کی بارگاہ میں شفیع قرار دوں تاکہ وہ میرے بچےؑ کو زندہ کرے۔ میں نے یونسؑ کو اسی حال میں چھپا رکھا ہے۔ نہ اُس کے مرنے کی خبر کسی کو دی ہے اور نہ اس کو دفن ہی کیا ہے۔ الیاسؑ نے پُوچھا کہ تمہارے فرزند کو مرے ہوئے کتنے دن ہُوئے کہا سات روز غرض حضرت الیاسؑ سات روز کے بعد حضرت یونسؑ کے گھر پہنچے اور بارگاہ الٰہی میں دُعا کے لئے ہاتھ اُٹھائے اور دُعا میں بہت مبالغہ کیا تو خداوند عالم نے اپنی قدرت کاملہ سے یونسؑ کو زندہ فرمایا اور پھر الیاسؑ اپنی جگہ پر واپس چلے گئے، اسی لئے امام رضاؑ نے جاثلیق نصرانی سے اثنائے گفتگو میں فرمایا تھا اور اُس پر حجت تمام کی تھی کہ اگر حضرت عیسٰیؑ کو تم لوگ اس لئے خدا کہتے ہو کہ انہوں نے مردوں کو زندہ کیا وغیرہ وغیرہ تو حضرت یسعؑ کو بھی خدا کیوں نہیں کہتے کیونکہ یسعؑ پانی پر چلتے تھے۔ مردے کو زندہ کرتے تھے اندھے اور مبروص کو اچھا کرتے تھے۔ الغرض جب یونسؑ کی عمر چالیس سال ہوئی وہ اپنی قوم پر مبعوث ہوئے۔ اور جب حضرت الیاسؑ خانۂ یونسؑ سے واپس گئے تو سات سال کے بعد خدا نے ان کو وحی کی کہ مجھ سے جو چاہو مانگو۔ میں عطا کروں گا الیاسؑ نے عرض کی کہ پالنے والے مجھے دُنیا سے اٹھالے اور میرے آباؤ اجداد سے ملحق فرما کیونکہ بنی اسرائیل سے مجھے اذیت ہے اور میں تیرے سبب سے اُن کو دشمن رکھتا ہوں۔ خدا نے اُن کو وحی کی کہ اے الیاسؑ یہ موقع نہیں ہے کہ اس زمین اور اہل زمین کو تم سے خالی کروں۔ آج زمین کا قیام تمہارے سبب سے ہے اور ہر زمانہ میں میرا ایک خلیفہ زمین میں ہونا چاہیے۔ کوئی دوسرا سوال کرو۔ الیاسؑ نے عرض کی کہ خداوندا پھر میرا انتقام ان سے لے اور سات برس تک اُن پر پانی نہ برسا مگر جبکہ میں سفارش کروں کیونکہ تیرے بارے میں وُہ سب مجھ سے دشمنی رکھتے ہیں۔ الغرض الیاسؑ کی بددُعا کے بعد بارش رُک گئی اور بنی اسرائیل میں قحط پڑا اور وہ بھوکے مرنے لگے تب انہوں نے سمجھا کہ یہ قہر حضرت الیاسؑ کی نفرین کے سبب سے ہے تو وہ لوگ حضرت کے پاس آئے اور فریاد کی اور کہا کہ ہم لوگ آپ کے فرمانبردار ہیں آپ جو حکم

دیجئے گا، بجالائیں۔ یہ معلوم کرکے الیاسؑ پہاڑ سے اُترے اور بادشاہ کے پاس گئے، اُن کے شاگرد حضرت یسعؑ ان کے ساتھ تھے۔ اُس نے کہا آپ نے بنی اسرائیل کو قحط میں فنا کردیا۔ الیاسؑ نے فرمایا اُسی نے ان کو ہلاک کیا ہے جس نے ان کو گمراہ کیا، بادشاہ نے کہا، اب دُعا کیجئے کہ خدا پانی برسائے۔ جب رات ہُوئی الیاسؑ کھڑے ہُوئے اور دعا کی اور حضرت یسعؑ سے فرمایا کہ آسمان کے چاروں طرف دیکھیں۔ یسعؑ نے کہا کہ کچھ ابر دیکھتا ہوں جو بلند ہورہا ہے الیاسؑ نے فرمایا کہ بشارت ہو کہ بارش آرہی ہے لوگوں سے کہہ دو کہ غرق ہونے سے اپنی اور اپنے اموال کی حفاظت کریں۔ غرضیکہ بارش ہوئی اور شادابی پھیلی اور قحط دُور ہوا۔ حضرت الیاسؑ ایک مدّت تک اُن میں رہے اور وہ لوگ بھی نیکی و شائستگی کے ساتھ بسر کرتے رہے۔ پھر سرکشی اور فساد کی طرف پلٹے اور حق الیاسؑ سے منکر ہوگئے اور اُن سے بغاوت شروع کردی۔ خدا نے ایک دشمن کو اُن پر مسلّط فرمایا جو اچانک حملہ آور ہو کر اُن پر غالب آیا۔ بادشاہ اور اس کی زوجہ کو قتل کیا اور اُن کو اُسی مرد صالح کے باغ میں ڈال دیا جس کو اسکی زوجہ نے قتل کیا تھا۔ حضرت الیاسؑ نے یسعؑ کو اپنا وصی مقرر کیا۔ الیاسؑ پر خدا نے عنایت فرمایا اور ان کو نگاہ خلق سے پوشیدہ کرکے آسمان پر اُٹھالیا۔ الیاسؑ نے اپنی عبا یسعؑ کے لئے ہوا کے درمیان سے پھینک دی۔ حضرت یسعؑ کو خدا نے بنی اسرائیل کا پیغمبر قرار دیا اور ان پر وحی نازل فرمائی اور اُن کو عزّت دی۔ بنی اسرائیل آپ کی تعظیم کرتے تھے اور آپ کے اخلاق حسنہ سے ہدایت حاصل کرتے تھے۔ منقول ہے کہ حضرت الیاسؑ نے سجدے میں یہ دُعا کی "آیا تو مجھ پر عذاب کرے گا اور دیکھے گا حالانکہ میں تیرے لئے گرم ہواؤں میں روزہ رکھ کر پیاسا رہا ہوں۔ کیا تو دیکھے گا مجھ پر عذاب کرکے حالانکہ میں نے اپنا مُنہ تیرے سامنے خاک پر رگڑا ہے۔ کیا تو دیکھے گا مجھ پر عذاب کرکے حالانکہ میں نے اپنی راتیں تیری یاد میں بحالت بیداری گذاری ہیں۔ حضرت الیاسؑ نے جب یہ دُعا پڑھی تو خدا نے ان کو وحی کی کہ سر سجدہ سے اٹھاؤ کہ میں تم پر عذاب نہ کروں گا۔ حضرت نے مناجات شروع کی کہ

پروردگار اتو اگر فرماتا ہے کہ میں عذاب نہ کروں گا اور میرے اعمال کے سبب تو عذاب میں مبتلا فرمائے تو کیا ہو گا کیا میں تیرا بندہ اور تو میرا پروردگار نہیں ہے خدا نے فرمایا کہ سر اُٹھاؤ میں نے جو وعدہ کیا ہے ضرور وفا کروں گا۔ یہ بھی منقول ہے کہ الیاسؑ، یسعؑ اور یوشعؑ بن نون کی غذا کرفس جو ایک قسم کی اجوائن کی دوا ہوتی ہے جس کی بُو نا گوار اور تیز ہوتی ہے جس کو اجمود ولایتی بھی کہتے ہیں۔ ایک روایت کے مطابق یہ دعا الیاسؑ کے بجائے الیاؑ سے منسوب ہے اور مولف فرماتے ہیں ممکن ہے کہ الیاؑ اور الیاسؑ ایک ہی رہے ہوں اس لئے کہ اُن کے حالات اور نام ایک دُوسرے سے ملتے جلتے ہیں اور ارباب تفسیر و تاریخ نے الیاؑ کا کوئی تذکرہ نہیں کیا ہے اور شیخ طبری فرمایا کہ علماء نے الیاسؑ کے بارے میں اختلاف کیا اور کہا ہے کہ وہ ادریسؑ ہیں بعض کہتے ہیں کہ وہ ہارونؑ پسر عمران کی نسل سے تھے اور یسعؑ کے چچا کے بیٹے تھے اور بنی اسرائیل سے تھے اور اُن کے باپ بسیر لمتحاص کے بیٹے تھے پسر ہارون ابن عمرانؑ کے علاوہ۔ مشہور یہی ہے اور وہ حزقیلؑ پیغمبر کے بعد مبعوث ہوئے جبکہ وہ آسمان پر چلے گئے۔ یسعؑ پیغمبر مبعوث ہوئے بعض کہتے ہیں کہ الیاسؑ صحرا میں بھٹکے ہوؤں کی رہنمائی کرتے ہیں اور کمزوروں کی مدد کرتے ہیں اور خضرؑ دریاؤں کے جزیروں میں لوگوں کی رہنمائی کرتے ہیں اور عرفات میں روز عرفہ ایک دوسرے سے ملاقات کرتے ہیں۔ بعضوں نے کہا ہے کہ الیاسؑ ہی ذوالکفلؑ ہیں۔ بعض کا قول ہے کہ خضر والیاسؑ ایک ہی ہیں۔ بعض کہتے ہیں کہ یسعؑ اخطوب کے فرزند ہیں جن کو اہل العجوز کہتے ہیں۔

منقول ہے کہ بنی اسرائیل کے زمانہ میں ایک شخص الیا نامی تھے وہ بنی اسرائیل کے چار سو افراد کے سردار تھے۔ بنی اسرائیل کا بادشاہ بُت پرستوں کی ایک عورت پر عاشق ہوا جو بنی اسرائیل کے علاوہ تھی۔ بادشاہ نے خواستگاری کی اُس عورت نے کہا کہ اس شرط پر تیرے عقد میں آؤں گی کہ تو اجازت دے کہ میں اپنے بُت کو بھی تیرے شہر میں لا کر اس کی پرستش کرتی رہوں۔ بادشاہ نے انکار کیا لیکن دوبارہ خط و کتابت کی پھر بھی وہ عورت بغیر اس شرط کے راضی نہ

ہوئی تو آخر بادشاہ نے اُس کی شرط قبول کرلی اور اُس سے عقد کرلیا اور اُس عورت کو مع اُس کے بُت کے اپنے شہر میں لایا وہ عورت آٹھ سو بُت پرستوں کو بھی اپنے ساتھ لائی جو اُس کے شہر میں اس بُت کی پرستش کرتے تھے۔ اس وقت الیاؑ اُس بادشاہ کے پاس آئے اور کہا خدا نے تجھ کو بادشاہ بنایا اور تیری عمر دراز کی اور تو اُس سے بغاوت و سرکشی کرتا ہے بادشاہ نے الیا کی باتوں پر کچھ توجہ نہ کی تو الیاؑ نے اُس پر نفرین کی کہ خدا ایک قطرہ باراں کا اُن پر نہ برسائے۔ تین سال تک اُن میں شدید قحط پڑا۔ یہاں تک کہ ان لوگوں نے اپنے چوپایوں کو ذبح کرکے کھالیا۔ اور سوائے ایک ٹٹو کے کوئی چوپایا نہ بچا جس پر بادشاہ سوار ہوتا تھا۔ بادشاہ کا وزیر مسلمان تھا اور حضرت الیاؑ کے اصحاب وزیر کے پاس ایک سرداب میں پوشیدہ تھے وہ ان کو کھلاتا تھا۔ خدا نے الیاؑ پر وحی کی کہ جاکر بادشاہ کو سمجھاؤ میں چاہتا ہوں کہ اُس کی توبہ قبول کروں۔ الیاؑ بادشاہ کے پاس گئے اُس نے کہا بنی اسرائیل کے ساتھ آپ نے کیا کیا سب کو مار ڈالا۔ الیاؑ نے فرمایا کہ میں جو کچھ حکم تجھے دوں اُس کی اطاعت کرے گا۔ بادشاہ نے کہا ہاں الیاؑ نے اُس سے عہد و اقرار لیا۔ پھر اپنے اصحاب کو جو پوشیدہ تھے باہر لائے اور دو کام کرکے خدا کا تقرب حاصل کیا۔ قربانی کی اور زن بادشاہ کو طلب کرکے قتل کیا اور اُس کے بُت کو جلادیا۔ بادشاہ نے خوب توبہ کی اور لباس مومنین کا پہنا تو خداوند عالم نے اُن سے قحط کو دور فرمایا۔ اُن پر بارش بھیجی اور اُن کے درمیان فراوانی ہوئی۔

منقول ہے کہ حضرت امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ میرے پدر بزرگوار امام باقرؑ طواف میں تھے ناگاہ ایک شخص اُن حضرت سے ملا اور حضرت کا طواف قطع کرکے ایک مکان میں لے گیا جو کوہ صفا کے پہلو میں تھا۔ اُن حضرت نے کسی کو بھیج کر مجھے بھی بُلا لیا۔ وہاں ہم تین اشخاص کے علاوہ اور کوئی نہ تھا۔ اُس شخص نے مجھ سے کہا اے فرزند رسولؐ مرحبا آپ خوب آئے اور اپنا ہاتھ میرے سر پر پھیر کر بولا کہ اے امین خدا آپ چاہیں تو خود مجھے خبر دیں یا چاہیں تو میں خبر دوں۔ یا آپ مجھ سے سوال کریں یا میں آپ سے سوال کروں اگر چاہیں تو مجھ سے سچ فرمائیں یا

میں سچ کہوں۔ میرے پدر نے فرمایا میں سب طرح راضی ہوں۔ اُس نے کہا اچھا میں جس وقت آپ سے سوال کروں آپ ہر گز زبان سے کوئی ایسی چیز نہ کہیئے گا جس کے علاوہ آپ کے دل میں کوئی اور چیز ہو۔ میرے پدر نے فرمایا ایسا وہ کرتا ہے جس کے پاس دو علم ایک دوسرے کے مخالف ہوتے ہیں اور اُس کا علم از روئے اجتہاد و گمان ہوتا ہے لیکن علم خدا میں کوئی اختلاف نہیں ہوتا۔ اُس نے کہا میرا سوال یہی تھا جس کے متعلق کچھ آپ نے بیان فرمادیا اب مجھے یہ بتلایئے کہ وہ علم جس میں کچھ اختلاف نہیں ہے کون جانتا ہے؟ حضرت نے فرمایا کہ وہ تمام علم خدا کو ہے اور اُس میں جس قدر لوگوں کے لئے ضروری ہے پیغمبروں کے اوصیا کے پاس ہے۔ یہ سُن کر اُس مرد نے اپنے چہرہ سے نقاب اُلٹ دی اور درست ہو کر بیٹھ گیا اور بہت خوش و مسرور ہوا اور کہا میں یہی چاہتا تھا اور اسی لئے آیا ہوں۔ آپ نے کہا ہے کہ جس قدر علم لوگوں کے لئے ضروری ہے اوصیاء کو حاصل ہے، پس فرمایئے کہ اوصیاء کس طرح جانتے ہیں؟ فرمایا اُسی طریقہ سے جیسے کے پیغمبر کو خدا سے حاصل ہوتا تھا۔ ان کو الہام ہوتا ہے اور وہ فرشتہ کی آواز سُنتے ہیں لیکن پیغمبر گفتگو کے وقت ان کو دیکھتا ہے اور وہ اوصیا نہیں دیکھتے اس لئے کہ وہ پیغمبر ہوتا ہے اور یہ لوگ محدث ہیں یعنی ملک کے کہے ہوئے کلام کے متکلم، اور پیغمبر کو معراج ہوتی ہے وہ کلام خدا بغیر کسی واسطہ کے سنتا ہے اور اوصیا کو یہ صورت نہیں حاصل ہے۔ اُس شخص نے کہا اے فرزند رسولؐ آپ نے سچ فرمایا اب ایک دشوار مسئلہ پوچھتا ہوں فرمایئے کہ علم اوصیاء کیوں اس وقت پوشیدہ ہے اور کیوں وہ تقیہ کرتے ہیں اور اپنے علم کو اُسی طرح ظاہر کیوں نہیں کرتے جیسے پیغمبر ظاہر کرتے تھے؟ یہ سُن کر میرے پدر بزرگوار ہنسے اور فرمایا کہ خدا نہیں چاہتا کہ اپنے علم پر کسی کو مطلع کرے سوائے اُس کے کہ جس کے دل کو ایمان کے ذریعہ آزما چکا ہے چنانچہ برسوں حضرت رسالت مآبؐ نے مکّہ میں خدا کے حکم سے قوم کی زیادتیوں پر صبر فرمایا اور ان کو اجازت نہ تھی کہ وہ کفار سے جہاد کریں اور مدتوں اپنے دین اور پیغمبری کو حضرت نے اپنی قوم سے پوشیدہ رکھا۔ یہاں تک کہ خدا نے ان

کو وحی کی کہ ظاہر کرو اور اعلانیہ بیان کرو جو کچھ خدا نے حکم دیا اور مشرکین سے اعراض کرو۔ خدا کی قسم اگر پہلے ہی کہتے تو تکلیفوں سے محفوظ رہتے لیکن اس لئے صبر کیا کہ چاہتے تھے کہ ایسے وقت اعلان کریں جب وُہ لوگ آپ کی اطاعت کریں حضرت کو ان کی مخالفت کا خوف تھا اس لئے ابتدا ہی میں آپ نے اعلان نہ فرمایا اور ہم بھی اپنے علم کا اظہار اس لئے نہیں کرتے ہیں کہ ہم جانتے ہیں کہ لوگ ہماری اطاعت نہیں کریں گے اور ہم کو خدا کی جانب سے حکم نہیں ہے کہ ہم اُن سے جہاد کریں میں چاہتا ہوں کہ وہ وقت تم اپنی آنکھوں سے دیکھو جبکہ مہدی امّت ظاہر ہوں اور ملائکہ تلواروں سے آل داؤد کو قتل کریں اور ہوا میں کافران گذشتہ کو عذاب کریں اور اُن کے ہم خیال لوگوں کی رُوحوں کو ان کے مُنہ اور دانتوں سے ملائیں۔ پس اُس شخص نے اپنی تلوار نکالی اور کہا کہ یہ شمشیر بھی انہیں شمشیروں میں سے ہے جن سے اُن کافروں سے جہاد کیا جائیگا اور میں بھی اُن حضرت کے انصار میں سے ہوں گا۔ حضرت نے فرمایا ہاں اُس خدا کی قسم جس نے محمدؐ کو تمام خلق سے برگزیدہ فرمایا ہے ایسا ہی ہے جیسا تم کہتے ہو۔ اس کے بعد اُس مرد نے نقاب پھر اپنے چہرہ پر ڈالی اور کہا میں الیاسؑ ہوں، میں نے جو کچھ آپ سے پُوچھا وہ سب جانتا ہوں اور آپ کو پہچانتا ہوں لیکن میں چاہتا تھا کہ ان سوالات سے آپ کے اصحاب کے ایمان میں تقویت پہنچے۔ پھر بہت سے سوالات حضرت سے کئے اور اُٹھ کر غائب ہو گئے۔

(نوٹ: بقیہ انبیاء کے حالات زندگی اگلی جلد دس میں ملاحظ فرمائیں۔)

برائے مہربانی ایک سورۃ فاتحہ پڑھ کرابو جعفر ولد علی محمد، کنیز سیدہ بنت علی سجاد، حسن جعفر ولد ابو جعفر اور تمام مومنین و مومنات، مسلمین و مسلمات، شہداء ملت، لاوارث مرحومین خصوصاً میرے اباؤ واجداد کی روح کو بخش دیں۔ شکریہ

page is left blank intentionally